حرفِ آغاز

دیو مالا اصطلاحات کا ایسا مجموعہ ہے جو عام علامتی اظہار اور مذہبی علامت کے طور پر بھی پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ایسا علامتی طرزِ عمل ہے جو عقیدوں، روایات حتیٰ کہ زمان و مکاں سے بھی ممتاز ہوتا ہے۔ دیو مالا عام طور ان واقعات کا اظہار ہے جن کا تعلق دیوی، دیوتاؤں، فوق البشر ہستیوں اور انسانوں کے حالات و واقعات کے ساتھ ہے اور بالخصوص ایسے حالات واقعات جو عام انسانی تجربے سے بالکل مختلف اور ماورا ہیں۔ دیو مالا، انسانی تہذیب و معاشرت کے ماضی کی ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے عقلیت پسند اور مادہ پرست دور میں بھی یہ ہر معاشرے اور ماحول میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے بلکہ کہیں کہیں تو دورِ قدیم کی طرح آج بھی اسے مذہبی حیثیت حاصل ہے۔ اپنی کلیدی اہمیت کے پیشِ نظر یہ ہمیشہ سے ادب میں بطور موضوع اور علامت استعمال ہوتی رہی ہے۔ اساطیر میں موجود اسرار، تحیر، خوف اور بالخصوص اس کا فہم و ادراکِ انسانی سے ماورا ہونا ہی میری اس موضوع میں دل چسپی کا سبب بنا۔ ابتداً عدم واقفیت کے سبب بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا تاہم آہستہ آہستہ موضوع سے واقفیت۔ مواد کی فراہمی دوستوں کی مدد، دیگر اساتذہ اور میرے نگرانِ کار ڈاکٹر تبسم کاشمیری کی مشفقانہ رہنمائی سے میرے لیے راہیں نسبتاً آسان ہوتی گئیں اور ذہنی طور پر میں اپنے مقالے بہ موضوع ”نظامیؔ میر حسنؔ اور پنڈت دیا شنکر نسیمؔ کی مثنویوں میں اساطیری عناصر“ کے لیے آمادہ ہوگئی۔

میں نے اس مقالے کو چھ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ باب اوّل میں اساطیر اور عالمی اساطیر کا منظر نامہ پیش کیا گیا ہے۔ مختلف مذاہب میں اساطیر کی ابتدا اور اساطیر شناسی کے اہم طریقے بھی زیرِ بحث آئے ہیں۔ باب دوم میں، اصنافِ نظم و نثر میں اساطیری عناصر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دیو مالا ہمیشہ ہر صنفِ ادب کے شعرا اور نثر نگاروں کے لیے باعثِ کشش رہی ہے۔ باب سوم میں اردو مثنوی کے ارتقائی مطالعے کے ساتھ ساتھ پورانک قصوں دکنی و شمالی ہند کی مثنویوں میں اساطیری عناصر کا جائزہ لیا گیا

ہے۔ اردو مثنوی میں اساطیر کی روایت کی پیش کش اور آئندہ ابواب کے لیے یہ باب پس منظری معلومات اور کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں کم و بیش ۲۰ مثنویاں زیر بحث آئی ہیں۔

بہمنی سلطنت کے شاعر فخر دین نظامی کی مثنوی ''کدم راؤ پدم راؤ'' (جسے اردو کی اولین مثنوی ہونے کا اعزاز حاصل ہے) کا اسطوری مطالعہ اس مقالے کے باب چہارم کا موضوع ہے۔ اساطیری حوالے سے اس مثنوی کا بنیادی موضوع ''کایا کلپ'' ہے۔ باب پنجم میں مثنوی میر حسنؔ یعنی ''سحرالبیان'' کا اساطیری تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ جب کہ باب ششم پنڈت دیا شنکر نسیم کی مثنوی ''گلزار نسیم'' کے دیو مالائی مطالعے پر مبنی ہے۔ آخر میں محاکمہ پیش کیا گیا ہے۔

اس مقالے کی تیاری میں قدم قدم پر بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مقالے کی مدت دورانیہ میں زندگی میں پے درپے کئی ایسی تبدیلیاں رونما ہوئیں کہ جن کی وجہ سے کام کا تسلسل برقرار رکھنا مشکل ہوگیا لیکن میرے بہی خواہوں نے میری ہمت بندھائی۔ ان سب کا شکریہ ادا کرنا مجھ پر واجب ہے۔ میرے والدین بالخصوص امی نے ہمیشہ مجھے اس تحقیقی کام کے لیے اکسایا اور سمجھایا۔ اللہ ان کا سایہ ہمیشہ میرے سر پہ قائم رکھے۔ امی ابو کی محبت اور شفقت دوستوں کی معاونت اور بالخصوص میرے شوہر کا ہمدردانہ رویہ اس مقالے کی تیاری میں میرا معاون رہا۔ مجھے کالج اور لائبریریوں میں لانے لے جانے کی ذمہ داری اس خندہ پیشانی سے نبھائی کہ دل خوش ہوگیا۔ اللہ انہیں ہمیشہ خوش رکھے۔ میرے بیٹے حاشر شہباز کا شکریہ بھی مجھ پر واجب ہے کہ وقت بے وقت اسے چھوڑ کر یونیورسٹی اور لائبریریوں میں جانے کی وجہ سے اسے بہت سی مشکلات برداشت کرنا پڑیں۔ لیکن اس نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا، اللہ اسے لمبی زندگی دے۔

صدر شعبہ اردو ڈاکٹر ہارون قادر، ڈاکٹر سعادت سعید اور ڈاکٹر اختر علی کا شکریہ بھی واجب ہے جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات سے وقت نکال کر اس مقالے کے سلسلے میں مجھے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ اللہ ان سب کو شاد و آباد رکھے۔

میرے نگران کار ڈاکٹر تبسم کاشمیری میرے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں جنہوں نے اس مقالے کی تیاری مواد کی فراہمی، ابواب بندی اور کام کی چیکنگ کے حوالے سے ہمیشہ معاونت کی۔ میں ان کی سپاس گذار ہوں کہ وقت بے وقت ان کے سر پہ مسلط ہو جانے، کتابوں کا تقاضا کرنے، سوالات کرنے، سے کبھی بددل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی۔

مختلف لائبریریوں، گورنمنٹ کالج سنٹرل لائبریری، پنجاب یونیورسٹی، اورینٹل کالج لائبریری، پنجاب پبلک لائبریری، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، قائداعظم لائبریری کا عملہ بھی میرے شکریے کا مستحق ہے اگر اتنے سب لوگوں کی محبت اور شفقت میرے شامل حال نہ ہوتی تو میں یہ ہفت خواں کبھی طے نہ کر پاتی۔ دیو مالا چوں کہ اپنے موضوع کے اعتبار سے انتہائی وسیع المطالعہ اور قابل دل چسپی ہے۔ امید واثق ہے کہ موضوع اور مواد کے لحاظ سے یہ مقابلہ ادب پسندوں اور عام قارئین کے لیے خاصے کی چیز ہوگا۔

شکریہ

صائمہ سلیم

لیکچرار شعبہ اُردو

گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، شیخوپورہ